منتخب ملفوظاتِ

عارف باللہ حضرت میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ

عقائد و نظریات، ملفوظات، تعلیمات اور روحانی افکار



تالیف:
غلام مصطفیٰ مدنی

منتخب ملفوظات
عارف باللہ حضرت فقیراللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ

مولف

غلام مصطفی مدنی

(سلطان کوٹ)

انتساب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

منتخب ملفوظات عارف باللہ حضرت علامہ فقیر اللہ " یہ مختصر مگر نہایت اہم علمی کاوش، ،اس مردِ حق، صاحبِ نسبت، وارثِ علومِ نبوت اور داعیِ سنت **"علوی رحمۃ اللہ علیہ** حضرت **علامہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ** کی بارگاہِ اقدس میں عقیدت و محبت کا ایک ادنیٰ سا نذرانہ ہے، جن کی پاکیزہ تعلیمات، مبارک ملفوظات نے بے شمار طالبانِ حق کی فکری و روحانی رہنمائی فرمائی۔

میں اس رسالے کو اپنے والدین، اساتذۂ کرام، مشائخِ عظام، اہلِ علم، اور خصوصاً ان تمام محبانِ حضرت علامہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کرتا ہوں جو آپ کے افکار و تعلیمات کو عام کرنے اور مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کی خدمت کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس معمولی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے میرے لیے، میرے والدین، اساتذۂ کرام اور تمام اہلِ ایمان کے لیے ذریعۂ مغفرت و نجات بنائے، اور ہمیں اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

غلام مصطفیٰ عطاری مدنی

فہرست

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ

اولیائے کرام کی زندگیاں اور ان کے ارشادات امتِ مسلمہ کے لیے ہدایت، اصلاح باطن اور معرفتِ الٰہی کا ایک روشن سرچشمہ ہیں۔ ان نفوسِ قدسیہ نے قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو اپنے کردار، اخلاق اور عملی زندگی میں اس انداز سے پیش کیا کہ ہر دور میں طالبانِ حق نے ان سے فیض حاصل کیا۔

حضرت علامہ **فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ** بھی انہی جلیل القدر اولیائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے علم و عمل، تقویٰ، عشقِ رسول ﷺ، اتباعِ سنت اور اصلاح عقائد کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ کے ملفوظات نہ صرف روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں بلکہ ان میں اہلِ سنت و جماعت کے صحیح عقائد، اعتدال، محبتِ الٰہی، اتباعِ رسول ﷺ اور اخلاقِ حسنہ کی حسین تعلیمات بھی نمایاں طور پر جلوہ گر ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ "**منتخب ملفوظات عارف باللہ حضرت علامہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ**" انہی منتخب ارشادات اور تعلیمات کا ایک مختصر مجموعہ ہے، جس میں خصوصیت کے ساتھ آپ کے **عقائد و نظریات، دینی افکار، روحانی نصائح اور اصلاحی ملفوظات** کو نہایت آسان اور منظّم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ عام قاری بھی آپ کے فکر و مسلک کو صحیح طور پر سمجھ سکے اور اہلِ علم کے لیے بھی یہ ایک مفید علمی ماخذ ثابت ہو۔

میری یہ کاوش ہرگز کمال کا دعویٰ نہیں بلکہ محبت، عقیدت اور خدمتِ دین کے جذبے کا اظہار ہے۔ اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل، رسولِ اکرم ﷺ کی نسبتِ مبارکہ اور حضرت میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی توجہ کا نتیجہ ہے، اور اگر کوئی کمی یا لغزش رہ گئی ہو تو وہ میری اپنی کم علمی اور کوتاہی ہے۔ اہلِ علم سے اصلاح، رہنمائی اور دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو قبول فرمائے، اسے قارئین کے لیے نافع بنائے، اور حضرت میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے ہمیں دنیا وآخرت میں مستفید فرمائے۔

وما توفیقی إلا باللہ، علیہ توکلت وإلیہ أنیب۔

غلام مصطفیٰ عطاری مدنی

مختصر تعارف

حضرت فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ

■ نام:

امام ربانی حجۃ الاسلام مولانا قطب الارشاد فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن بن شمس الدین العلوی الحنفی نقشبندی

■ ولادت:

ربیع الاول ۱۱۰۰ ہجری بمطابق 1689 عیسوی_ روتاس ضلع جلال آباد افغانستان

■ تحصیل علم:

ابتدائی تعلیم افغانستان میں حاصل کی مزید حصول علم کے لیے ہندوستان تشریف لے گئے پھر حرمین طیبین اسی غرض سے گئے اس کے بعد ٹھٹہ آکر علامہ ھاشم ٹھٹوی سے حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا اور شکارپور کو اپنا مسکن بنایا وہاں ایک کتاب خانہ بھی تعمیر کیا آپ سے متأثر ہو کر شکارپور کے کئی ہندو خاندان مسلمان بھی ہوئی

■ اساتذہ

۱_ شیخ الاسلام مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی

۲_ مفتی مکہ شیخ عبدالقادر المکی

۳_ شیخ حبیب عمر المکی

۴_شیخ محمد حیات السندی المدنی رحمھم اللہ علیہ

■ شاگرد:

کئی تشنگان علم آپ کے بحرِ علم سے سیراب ہوئے, ایک امام العارفین حضرت پیر سائیں راشد روضے دھنی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی بھی ہے

■ وقت کے بڑے بڑے امرا آپ کے معتقد تھے

ا_والی افغانستان احمد شاہ ابدالی

۲_والی سندھ میاں سرفراز کلہوڑو

۳_والی مکران محبت خان بلوچ

۴_والی قلات نصیر خان.بروہی وغیرھم

■ تصانیف:

1 طریق الارشاد

2 کشف معانی الحقیقیہ

3 کتوبات علوی

4 قطب الارشاد

■ وفات:

۱۱۹۵سن ہجری بمطابق1781 سن عیسوی شکارپور

میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ
کی کتب سے چند اقتباسات

حجۃ الاسلام امام ربانی شاہ فقیر اللہ علوی جلال آبادی (افغانستان) ثم شکارپوری (سندھ) رحمہ اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں

- عقیدہ افضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- عقیدہ افضیلت کے منکر کا حکم
- بعد از خلفائے اربعہ ترتیب افضیلت

سیدنا صدیق و فاروق اور سیدہ صدیقہ و فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھم کے گستاخ کا حکم؟

- مشاجرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

عقیدہء افضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

- آپ اپنی کتاب مکتوبات علوی کے صفحہ: 375 و 376 پر فرماتے ہیں:

و امام حق بعد از رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق است, بعد ازاں حضرت عمر, بعد ازاں حضرت عثمان, بعد ازاں حضرت علی مرتضی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین, و افضلیت شان بدین ترتیب است

یعنی: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام برحق ابوبکر صدیق ہیں ان کے بعد حضرت عمر ان کے بعد حضرت عثمان ان کے بعد حضرت علی مرتضی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین "اور (ان کے) شان کی افضیلت اسی ترتیب کے ساتھ ہے."

▪ اپنی کتاب قطب الارشاد کے صفحہ 101 پر فرماتے ہیں :

إنا نفضّل الشيخين و نحب الختنين

یعنی : ہم صدیق و فاروق کو افضل مانتے ہیں اور عثمان و علی سے بھی محبت کرتے ہیں

آگے فرمایا : نعتقد أن حب أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم و أصحابه فرض

یعنی : ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت و صحابہ کی محبت فرض ہے .

قطب الارشاد کے صفحہ 99 پر فرماتے ہیں :

▪ وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم افضل البشر بعد الأنبياء والله تعالى فضل بعضهم على بعض والخلفاء الأربعة الكرام أفضل من باقي الصحابة كلهم

یعنی :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انبیاء کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں اور اللہ تعالی نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے اور چار خلفائے کرام باقی تمام صحابہ سے افضل ہیں

■ وأفضل الصحابة كلهم

أبوبكر الصديق رضي الله تعالى عنه ثم عمر الفاروق رضي الله تعالى عنه ثم عثمان ذو النورين رضي الله تعالى عنه ثم علي المرتضى رضي الله تعالى عنه ثم من بعدهم رضي الله تعالى عنهم ونؤمن أن ترتيب الفضل بينهم

قطعی لثبوته بالأحادیث المتواترة والإجماع و من قال أنه ظنی قد سهی سهوا ظاهرا لأن ماثبت بالتواتر والإجماع لایصح أن یقال فیه أنه ظنی

یعنی :

▪ تمام صحابہ سے افضل

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں, انکے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ, ان کے بعد عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ, ان کے بعد علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ (افضل) ہیں ,

پھر وہ جو ان کے بعد ہیں رضی اللہ تعالی عنہم (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے_۱۲منہ)

ہمارا ایمان ہے کہ ان [خلفائے اربعہ] کے مابین فضیلت کی ترتیب متواتر احادیث اور اجماع سے ثابت ہونے کی وجہ سے قطعی ہے اور جو یہ کہے کہ وہ (فضیلت کی ترتیب) ظنی ہے تو یقینا اس نے واضح غلطی کی ہے کیونکہ جو (مسئلہ) تواتر اور اجماع سے ثابت ہے اس کے بارے میں یہ کہنا کہ "وہ ظنی ہے" درست نہیں .

اقول: شاہ فقیر اللہ علوی رحمہ اللہ نے متواتر احادیث اور اجماع کا ذکر فرمایا آپ کے استاذ محترم شیخ الاسلام حضرت علامہ ھاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب" الطریقة المحمدیه فی حقیقة القطعیة بالافضلیه " صفحہ : 632 پر عقیدہء افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متواتر احادیث اور اجماع کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

١ : اس عقیدے پر حد تواتر کو پہنچی ہوئی کثیر احادیث ہیں جن کو میں نے کتاب کے اول میں ذکر کردیا تقریبا 939 احادیث ذکر فرمائی ہیں

٢ :اس پر صحابہ وتابعین کا اجماع ہے جیسا کہ اس کو بھی ہم وہاں روایاتِ صحیحہ صریحہ سے بیان کرچکے ہیں

عقیدہ افضیلت کے منکر کا حکم

صفحہ: 99

▪ ومن فضل عليا على أبي بكر فهو مبتدع كما صرح به العلامة زين الدين نجيم في الأشباه والنظائر

▪ بل هو مرتكب معصية كبيرة كما صرح به هو أيضا في رسالة له على حدة في تعداد الكبائر

یعنی : اور جو شخص علی کو ابوبکر سے افضل کہے ▪ تو وہ بدعتی (گمراہ) ہے جیسا کہ علامہ زین الدین نجیم نے الاشباہ والنظائر میں اس کی تصریح فرمائی ہے .

▪ بلکہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے جیسا کہ اس کی بھی انہوں نے کبیرہ گناہوں کے حوالے سے اپنے ایک علیحدہ رسالے میں تصریح کی ہے

▪ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 118 پر کبیرہ گناہ بیان فرمائے ہیں 55 نمبر کبیرہ گناہ یہ نقل فرمایا : تفضيل على على الشيخين یعنی: حضرت علی کو صدیق و فاروق سے افضل ماننا (کبیرہ گناہوں میں سے ہے)

صفحہ: 99

■ وقد ذكر في كتب العقائد أنهم أي الخلفاء الأربعة أفضل من فاطمة الزهراء وخديجة الكبرى وعائشة الحميراء

یعنی :

▪ اور کتبِ عقائد میں مذکور ہے کہ وہ یعنی خلفائے اربعہ فاطمۃ الزہراء وخدیجۃ الکبری وعائشۃ الحمیراء رضی اللہ عنھن سے بھی افضل ہیں

بعد از خلفائے اربعہ ترتیب افضلیت

صفحہ: 99

▪ وأن الافضل بعد الخلفاء الأربعة أولاد النبى الكريم صلى الله عليه وسلم الذين هم من صلبه و أولاد فاطمة الذين هم من صلب على رضى الله عنه كالحسن والحسين وغيرهما ▪ وأن الأفضل بعدهم الستة الباقية من العشرة المبشرة وهم طلحه بن عبيد الله والزبير بن العوام و سعد بن ابى وقاص و سعيد بن زيد و عبد الرحمن بن عوف و ابو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالى عنهم ▪ وأن الأفضل بعد هذه الستة اصحاب بدر ▪ وبعدهم اصحاب العقبة أى أهل العقبات الثلاث و ▪ بعدهم أصحاب بيعة الشجرة ▪ وبعدهم بقية الصحابة رضى الله عنهم

یعنی :

▪ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے افضل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ اولاد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے ہے اور سیدہ فاطمہ کی اولاد جو علی رضی اللہ عنہ کی پشت سے ہے جیسے امام حسن و حسین و غیر ھما.

▪ ان کے بعد سب سے افضل عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ صحابہ ہیں اور وہ طلحہ بن عبید اللہ والزبیر بن العوام و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید و عبد الرحمٰن بن عوف و ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم ہیں

▪ اِن چھ کے بعد سب سے افضل

اصحاب بدر ہیں

▪ ان کے بعد

بیعت عقبہ والے صحابہ یعنی بیعت عقبی اولی ثانیہ وثالثہ والے صحابہ

▪ ان کے بعد

بیعت شجرہ (بیعت رضوان) والے صحابہ

▪ اور ان کے بعد

باقی صحابہ کرام (افضل) ہیں

سیدنا صدیق وفاروق اور سیدہ صدیقہ وفاطمۃالزہراء رضی اللہ عنھم کے گستاخ کا حکم:

صفحہ: 99

▪ ومن أنكر خلافة الشيخين أو أحدهما أو سبهما أو أحدهما أو أنكر صحبة أبي بكر أو قذف سيدتنا عائشة أو فاطمة رضي الله تعالى عنهما فهو كافر على القول الصحيح الأصح.

یعنی :

▼ اور جو شیخین یا ان میں سے ایک کی خلافت کا منکر ہو یا

▼ ان دونوں کو یا ان میں سے کسی اور کو گالی دے یا

▼ ابوبکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے یا

▼ سیدہ عائشہ وفاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تہمت باندھے

"تو وہ صحیح اصح قول کے مطابق کافر ہے"

] ▪ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 118 پر کبیرہ گناہوں میں سے 27 واں کبیرہ گناہ یہ نقل فرمایا "سب واحد من الصحابۃ" یعنی کسی ایک بھی صحابی کو برا بھلا کہنا/گالی دینا (کبیرہ گناہ ہے) [

مشاجرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صفحہ: 100 پر فرمایا:

▪ وقد ذکر فی کتب العقائد أن أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنہم کلھم عدول سواء کانوا زھادا أو تعلقوا بالدنیا وسواء باشروا القتال فیما بینھم بعد زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم امرلا .

■ نعتقد أنہ فرض علینا أن نکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر, (پھر مشاجرات ذکر کرکے فرمایا) فالکف عن ذکر مساویھم فرض

یعنی

عقائد کی کتب میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں چاہے وہ زاھد ہوں یا دنیادار اور چاہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد جنگ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے ہوں یا نہیں (بہر صورت صحابہ کرام عادل ہیں)

■ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہم پر فرض ہے کہ خیر کے علاوہ صحابہ کا ذکر نہ کریں, اور زبانوں کو ان کی برائی بیان کرنے سے روکنا بھی فرض ہے .

▪ و نحمل مباشرتھم للقتال علی أنہ کان عن إجتھاد منھم وإن کلتا الطائفتین مجتھدون طالبون الحق بحسب إجتھادھم وإن کان الحق عند اللہ تعالی واحدا لکنھم لسبب الإجتھاد لیسوا معاقبین بل ھم مثابون

عند الله تعالى فللمصيب منهم اجران والمخطي اجر واحد فالكف عن ذكر مساويهم فرض بل الكف عن ذكر مساوى سائر الأموات ايضا فرض

لقوله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا رواه البخاري عن عائشة رضي الله تعالى عنها مع أن غيبة الفاسق حرام فكيف بغيبة الصحابة رضي الله تعالى عنهم وقد مدحهم النبي صلى الله عليه وسلم في أحاديث كثيرة غديرة.

یعنی

▪ اور جنگ کے لیے ان کا ایک دوسرے کے سامنے آنے کو ہم اس بات پر محمول کرتے ہیں کہ یہ (آمنا سامنا) ان کے اجتہاد کی بنا پر تھا

اگرچہ دونوں گروہ مجتہد تھے اپنے اجتہاد سے حق کے طالب تھے, اگرچہ حق اللہ کے یہاں ایک ہے, لیکن وہ اجتہاد کے سبب معاقب نہیں بلکہ عند اللہ ماجور ہیں, ان میں سے جو درست تھا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو خطا پر تھا اس کے لیے ایک اجر .

بس ان کی برائیاں بیان کرنے سے زبان کو روکنا فرض ہے بلکہ تمام وفات شدہ لوگوں کی برائی کرنے سے رکنا بھی فرض ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ "وفات شدہ لوگوں کو برا بھلا مت کہو کیونکہ جو انہوں نے آگے پیش کیا اسے وہ پہنچ گئے. اسے بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا. اور ساتھ یہ بھی کہ فاسق کی غیبت حرام ہے تو پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی غیبت کا کیسا وبال ہوگا حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی کثیر احادیث میں ان کی مدح فرمائی ہے .

📝غلام مصطفیٰ المدنی

تاریخ: 10 /aug2024 ۴صفر المظفر ۱۴۴۶

عقیدہء معصومیت اور غیر نبی پر درود و سلام کا اطلاق

■ غیر نبی پر "لفظ معصوم" کا اطلاق

حجۃ الاسلام الشاہ فقیر اللہ علوی رحمہ اللہ (قطب الارشاد صفحہ 107 پر) فرماتے ہیں:

قد ذکر فی کتب العقائد أن العصمة من خواص الأنبياء وإنه لا يطلق على غيرهم لفظ المعصوم ولو من أهل البيت أو الصحابة رضي الله تعالى عنهم وإن كان يطلق عليهم لفظ الطهارة

ترجمہ: تحقیق کتبِ عقائد میں مذکور ہے کہ "معصوم ہونا انبیاء کا خاصہ ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ غیرِ انبیاء پر لفظِ معصوم کا اطلاق نہیں کیا جائے گا, چاہے وہ اہل بیت میں سے کوئی ہو یا صحابہ میں سے, اگرچہ ان پر لفظِ پاک کا اطلاق کیا جائے گا.

(قطب الارشاد، صفحہ: 107، امیر حمزہ کتب خانہ)

(اس اقتباس سے معلوم ہوا: ائمہ اہلبیت پر "چودہ معصوم" کا اطلاق درست نہیں، باقی پاک کا اطلاق جیسے مولا علی پاک، پاک حسن، پاک حسین، اماں پاک فاطمہ رضی اللہ عنہم بلاشک درست ہے بلکہ پنجتن پر پاک کے اطلاق کے جواز پر حجۃ الاسلام کے استاذ محترم شیخ الاسلام مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے رسالہ بنام "النفحات الباھرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاھرۃ" تحریر فرمایا ہے ۱۲منہ)

■ غیر نبی پر صلاۃ یعنی درود کا اطلاق

(بعض نادان جہاں ائمہ اہل بیت وغیرہ پر سلام کا اطلاق کرتے ہیں وہیں بعض درود کا بھی اطلاق کر جاتے ہیں مثلا: علی علیہ السلام یا علیہ الصلوۃ والسلام, لہٰذا غیر نبی پر درود و سلام کے اطلاق کا حکم ملاحظہ کیجیے)

(1) غیر نبی پر صلاۃ کا اطلاق اہل بدعت (روافض) کا شعار

الأذکار للنووی سے نقل فرمایا:

عند الجمہور غیرِ نبی پر ابتداءً صلاۃ یعنی درود بھیجنا درست نہیں مکروہ تنزیہی ہے, 🔻 یہ اہل بدعت کا شعار ہے ہمیں ان کے شعار سے منع کیا گیا ہے. جس طرح "درود" ہمارے اسلاف کی زبان سے انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہے اسی طرح "عزوجل" اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے تو جس طرح محمد عزوجل نہیں کہا جا سکتا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز و جلیل ہیں 🔻 اسی طرح ابو بکر یا علی صلی اللہ علیہ وسلم (یا علیہ الصلاۃ والسلام ۱۲منہ) بھی نہیں کہا جا سکتا اگرچہ معنی درست ہے اور عند الجمہور غیر انبیاء پر تبعا درود بھیجنا جائز و متفق علیہ ہے چاہے نماز میں ہو یا نہ ہو لہٰذا اللّٰھمّ صلّ علی مُحمدٍ، وعلی آل محمدٍ، واِصحابہ، واِزواجہ، وذرّیتہ، واِتباعہ پڑھ سکتے ہیں (قطب الارشاد، صفحہ: 368 ملخصا)

(2) صلاۃ کا اطلاق نبی وملائکہ پر ہوگا

وفی الخلاصة نقلا عن الاجناس عن أبی حنيفة: لا يصلى على غير الأنبياء والملائكة ومن صلى على غيرهما لا على وجه التبعية فهو غال من الشيعة.

ترجمہ: خلاصہ میں اجناس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ: غیر انبیاء وملائکہ پر درود نہیں پڑھا جائیگا اور جو ان دو کے علاوہ پر بغیر تبعیت کے درود پڑھے گا وہ غالی شیعہ ہے (قطب الارشاد، صفحہ: 369 امیر حمزہ کتب خانہ)

غیر نبی پر سلام (یعنی علیہ السلام) کا اطلاق

1 سلام بھی صلاۃ کے معنیٰ میں ہے

وأما السلامُ، فقال الشيخ أبو محمدٍ الجويني من أصحابنا: هُوفي معنى الصلاة، فلا يُستعملُ في الغائب، فلا يُفردُ به غيرالأنبياء، فلا يقالُ: عليّ عليه السلامُ؛ وسواءٌ في هذا الأحياءُ والأمواتُ. وأما الحاضر، فيُخاطب به، فيقال: سلامٌ عليكَ أو: سلامٌ عليكم، أو: السَّلام عليكَ أوعليكم؛ وهذا مجمع عليه

ترجمہ: بہرحال سلام تو ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد جوینی نے فرمایا: وہ درود کے معنی میں ہے لہٰذا غائب کے لیے اسکا استعمال نہیں کیا جائے گا اور انبیاء کے علاوہ اکیلے کسی پر اس کا اطلاق نہ کیا جائے گا اسی وجہ سے علی علیہ السلام نہیں کہا جائے گا. اس حکم میں زندہ و وفات شدہ برابر ہیں, بہرحال حاضر تو اسے خطاب کیا جاسکتا ہے اور یوں کہا جاسکتا ہے سلامٌ علیکَ یا سلامٌ علیکم، یا السَّلام علیکَ یا علیکم؛ اور یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے (قطب الارشاد، صفحہ: 368 بحوالہ کتاب الاذکار، بابُ الصَّلاۃ علی الأنبیاءِ وآلہم تبعاً لہم صلی اللہ علیہم وسلم للنووی)

امام نووی نے ایک سوال قائم کیا کہ اگر کہا جائے: جب لقمان و مریم کا ذکر ہو تو ان پر انبیاء کی طرح درود بھیجا جائے؟

یا صحابہ واولیاء کی طرح رضی اللہ کہا جائے؟ یا علیہما السلام کہے؟

توجواب یہ ہے کہ: عندالجمہور وہ نبی نہیں تھے شاذ کسی نے کہا کہ وہ نبی تھے اور اس کی طرف التفات نہیں. جب یہ بات جان لی گئی تو

ا: بعض علماء نے ایسا کلام کیا ہے جس سے مفہوم یہ نکلتا ہے کہ بندہ [انبیاء کی تبعیت میں درود بھیجے اور] یوں کہے "لقمان و مریم صلَّی اللہ علی الأنبیاء وعلیہ، وعلیہا وسلم، کیونکہ جنہیں رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے ان کے حال سے وہ دونوں بلند رتبہ ہیں اس لیے کہ قرآن میں (دونوں ہستیوں کی) وہ شان ہے جو انہیں عالی مرتبت بتاتی ہے, میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں

۲: زیادہ راجح یہ ہے کہ انہیں رضی اللہ عنہٗ، یا عنہا کہا جائے

۳: اور اگر علیہ السلامُ، یا علیہا کہے تو ظاہر یہ ہے کہ اس میں بھی حرج نہیں

(قطب الارشاد، صفحہ: 369 بحوالہ کتاب الاذکار، بابُ الصَّلاۃ علی الأنبیاءِ وآلہم تبعاً لہم صلی اللہ علیہم وسلم للنووی)

2 سلام کا اطلاق ان پر کیا جائے گا جن کے نبی ہونے میں اختلاف ہو

قال الامام الیافعی فی تاریخہ: فالصلوۃ مخصوصۃ علی المذھب الصحیح بالانبیاء والملائکۃ والترضی مخصوص بالصحابۃ والاولیاء والعلماء أعنی فی الأدب والترحم لمن دونھم, والعفو للمذنبین والسلام مرتبۃ بین الصلاۃ والترضی فیحسن أن یکون لمن منزلتہ بین منزلتین أعنی یقال لمن أختلف فی نبوتھم کلقمان وخضر وذی القرنین علیھم السلام دون لمن دوتھم روح البیان میں یہ عبارت یوں ہے: "لا لمن دونھم"

ترجمہ:

- صلاۃ [صلی اللہ/علیہ الصلاۃ]: مذہبِ صحیح پر انبیاء وملائکہ کے ساتھ مخصوص
- ترضی [رضی اللہ]: صحابہ واولیاء وعلماء کے ساتھ خاص ہے ادب کے طور پر
- ترحم [رحمۃ اللہ]: ان سے نچلے والوں کے لیے
- عفو [عفی عنہ]: گنہگاروں کے لیے اور
- سلام [علیہ السلام]: یہ مرتبہ درود اور ترضی کے مابین ہے لہٰذا یہ اس کے لیے ہے جس کا مرتبہ ان دو مراتب کے بیچ ہو میرا مطلب وہ ہستیاں جن کی نبوت میں اختلاف ہے ان کے لیے بولا جائیگا جیسے حضرت لقمان وخضر و ذوالقرنین علیہم السلام نہ کہ ان سے نچلے والوں کے لیے (قطب الارشاد، صفحہ: 369 امیر حمزہ کتب خانہ)

خلاصہ :

◆ غیر نبی کا ذکر کرتے ہوئے

صلاۃ (صلی اللہ/علیہ الصلوۃ) یا

سلام [علیہ السلام] کہنا درست نہیں

◆ صلاۃ کا اطلاق اہل بدعت/غالی شیعہ کا شعار ہے

◆ سلام بھی صلاۃ کے معنی میں ہے لہذا جو نبی ہے یا جو مختلف فی نبوتہم ہیں ان کے علاوہ کسی پر اس کا اطلاق نہیں کیا جائیگا.

مترجم و مرتب :

غلام مصطفٰی مدنی

تاریخ: 28 ستمبر 2024

شیعہ فرقہ | اوراس کی 24 شاخیں

شیخ الاسلام مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کے شاگرد، اور پیر سائیں محمد راشد روضے دھنی رحمہ اللہ کے استاذ الشاہ فقیر اللہ علوی رحمہ اللہ اپنی کتاب '' **مکتوبات** ''(مکتوب: ہشتاد و پنجم) میں مختلف فرقوں کا بیان کرتے ہوئے صفحہ 367 تا 370 پر شیعہ کے متعلق لکھتے ہیں:

اسلام کے بڑے فرقوں میں سے ایک "شیعہ" بھی ہیں،

▪ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت و خلافت کے قائل ہیں،

▪ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نہیں، اور ▪ امامت کو اولاد علی کے لیے ثابت مانتے ہیں، اور

▪ امام کے صغائر و کبائر سے معصوم ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، بنیادی طور پر [ان کے] تین بڑے فرقے ہیں

1امامیہ

2زیدیہ

3غالی

اور مجموعی طور پر [ان تین بڑے فرقوں کے] 24 فرقے بنتے ہیں،

1:امامیہ

▪ اس کے 11 فرقے ہیں

1: کیسانیہ

▪ یہ محمد [بن] حنفیہؒ کو والد اور بھائیوں یعنی حضرت علی و امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہم کے بعد امام مانتے ہیں

2: مختاریہ

▪ مختار ثقفی کے ماننے والے ہیں، اور

▪ وہ محمد بن حنفیہؒ کو مہدی موعود مانتے ہیں، اور امامِ منتظَر جانتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ آپ یمن کے اندر "غارِ رضوی" میں غائب ہوئے اور زندہ ہیں

3: ہاشمیہ

▪ یہ ہاشم بن محمد بن حنفیہؒ کے پیروکار ہیں، اور

▪ والد کے بعد امامت ان کی طرف منتقل ہونا سمجھتے ہیں،

4: بیانیہ

▪ بیان بن سمعان ہندی یمینی کے پیروکاروں میں سے ہیں، نیز

▪ یہ ہاشم کی امامت کے بھی قائل ہیں،

▪ ان کے نظریات تشبیہ وحلول کی طرف مائل ہیں،

▼ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی انسان کی صورت میں ہے. اس کا چہرہ بدلتا رہتا ہے.

▼ اللہ کی روح نے علی میں حلول کیا ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن حنفیہؒ میں، ان کے بعد ان کے بیٹے ہاشم میں، اور ان کے بعد بنان میں.

5: رزامیہ

▪ رزام داعی کے پیروکار ہیں، اور

▪ امامت کے ہاشم سے علی بن عبداللہ بن عباس میں منتقل ہونے کے قائل ہیں، اور ▪ شرح میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ علی کے بعد امامت محمد بن حنفیہؒ میں منتقل ہوئی ان کے بعد ان کے بیٹے ہاشم ان کے بعد علی بن عبداللہ بن عباس، ان کے بعد ان کی اولاد میں منصور تک اس کے بعد ابو مسلم میں حلول کر گئی

🔻 وہ محارم کو حلال سمجھتے ہیں

🔻 فرائض کو ترک کرتے ہیں

🔻 ان میں سے بعض [اماموں کے لیے] الوہیت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مقنع میں (ایسا مرقوم) ہے.

6: جعفریہ

▪ ان کو واقفیہ بھی کہتے ہیں،

▪ یہ امامت کو امام جعفر صادق پر ختم مانتے ہیں،

▪ اور ان میں کا ایک گروہ "ناؤسیہ" امام جعفر صادق کو مہدی موعود سمجھتے ہیں،

7: شمطیہ

▪ یحییٰ بن شمط کے پیروکار،

▪ کہتے ہیں کہ امامت امام جعفر صادق پر ختم ہے

8: افطحیہ

▪ امامت کو امام جعفر صادق سے ان کے بیٹے عبداللہ افطح کی طرف منتقل مانتے ہیں

9: اسماعیلیہ

▪ یہ کہتے ہیں کہ امامت امام جعفر صادق سے ان کے بیٹے اسماعیل کو ملی اور ان کی نسل میں قرار پا گئی.

▪ وہ لوگ ہر زمانے میں امام رکھتے ہیں، ▪ شرح مواقف میں فرمایا کہ "یہ فرقہ آٹھ القاب سے ملقب ہے، ان میں سے

ایک لقب ان باطنیہ بھی ہے اس اعتبار سے کہ وہ قرآن کے باطن کے قائل ہیں، ظاہر کے نہیں, وہ کہتے ہیں کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور مراد باطن (باطنی معنٰی) ہے نہ کہ اس کا ظاہر جو لغت سے جانا جاتا ہے، اور باطن کو ظاہر سے وہ نسبت ہے جو مغز کو پوست سے اور ظاہر سے تمسک کرنے والا پریشان حال ہوتا اور مشقت سے اکتساب و تمسک کرتا ہے،

▪ دوسرا لقب قرامطہ ہے،

▪ تیسرا حرمیہ: اس اعتبار سے کہ وہ محرمات و محارم کو حلال جانتے ہیں،

▪ چوتھا۴ سبعیہ: ان کے اس فاسد گمان کے سبب کہ شریعت کے ناطق سات ہیں آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسی و محمد و محمد مہدی اور ہر دو ناطقوں کے مابین سات امام آتے ہیں جو امام کی شریعت کو مکمل کرتے ہیں،

▪ پانچواں۵ بابکتیہ ہے

▪ چھٹا۶ اسماعیلیہ: ان کے نظریات میں خرافات ہیں اگر مطلع ہونا چاہتے ہیں تو شرح مواقف کی طرف رجوع کیجیے،

10: موسویہ

▪ انہیں مفضلہ بھی کہتے ہیں،

▪ امام موسیٰ کاظم کو امام قائم سمجھتے ہیں

11: اثنا عشریہ

بارہ اماموں کے معصوم ہونے کے قائل ہیں

▪ محمد بن حسن عسکری [ابن علی ھادی ابن محمد جواد بن علی رضا] کو امام مہدی مانتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ زندہ ہیں اور ہر وقت [زندہ] ہیں، دنیا میں ظہور فرما کر اسے عدل و انصاف زیب و زینت سے بھر دیں گے.

2:زیدیه

▪ ان کے نزدیک یہ شرط ہے کہ "امام فاطمی ہونا چاہیے، اور عالم و زاہد و شجاع و سخی ہو، بغیر ان صفات کے امامت ثابت نہیں ہوتی،

▪ ان کے تین فرقے ہیں

1: جارودیه

▪ ابو الجارود جو کہ اس فرقہ کا رئیس تھا اسے امام باقر رضی اللہ عنہ اندھا شیطان کہ کر پکارتے

[صفحہ: 369 ↓]

یہ گروہ ان [صحابہ] کی تکفیر کرتا ہے جنہوں نے حضرت رسالت مآب ﷺ کے بعد حضرت علی کی بیعت نہ کی.

2: سلیمانیه

▪ سلیمان بن جریر کے پیروکار ہیں، جو کہ ان کا سربراہ ہے، ان کے نزدیک امامت شوری ہے، اور ان کے نزدیک دو نیک لوگوں کے ذریعے بھی [امامت] منعقد ہو جاتی ہے، افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی امامت جائز سمجھتے ہیں،

▪ شیخین کو امام مانتے ہیں، اگرچہ علی کی موجودگی میں لوگوں کا شیخین کی بیعت کرنے کو خطا کہتے ہیں لیکن یہ خطا ایسی ہے جو فسق نہیں، اور حضرت عثمان اور بعض اولاد علی پر طعن کرتے ہیں، اور شرح مواقف میں فرمایا: وہ حضرت عثمان و طلحہ و زبیر و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں.

3: صالحیہ

- حسن صالح مرجی کے پیروکار.

3:**غلاۃ**[**غالی شیعہ**]

- یہ وہ گروہ ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور آپ کی اولاد کی محبت میں اعتدال کی راہ سے ہٹ چکے ہیں اور خوارج کے مقابلے میں غلو میں پڑ چکے ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول

"هلك في اثنان محب غال و مبغض"

[یعنی: میری وجہ سے دو گروہ ہلاک ہونگے، غالی [غلو کرنے والا] محب اور بغض رکھنے والا" [مسند احمد|1376|1377 و فضائل صحابہ|952|964|951]

اس میں دونوں گروہوں کی طرف اشارہ کیا ہے.

- **غالیوں کے 10 فرقے ہیں**

1: نصیریہ

یہ بہت زیادہ غلو کرتے ہیں،

- اور ولی کو نبی کی رسالت میں شریک مانتے ہیں،
- اور ان میں سے اسحاقیہ ائمہ پر اللہ کے نام کا بھی اطلاق کرتے ہیں،

2: خطابیہ

ابو الخطاب اخدع کے پیروکار،

- وہ حضرت علی کو نبی سے افضل قرار دیتے ہیں

▪ ان کے مذہب میں اپنے مذہب کی خاطر جھوٹی گواہی دینا جائز ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت میں بدعتی کی گواہی تو سنی جائے گی مگر خطابیہ کی نہیں، چنانچہ ہدایہ میں اس پر تصریح ہے کہ "تقبل شھادة اہل الھواء الا الخطابیۃ" [بدعتیوں کی گواہی قبول کی جائے گی سوائے خطابیہ کے] ہدایہ کی ▼ شروحات کفایہ وغیرہ ودیگر میں موجود ہے کہ خطابیہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہ اکبر مانتے ہیں اور ▼ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہ اصغر، ▼ یہ گروہ کہتا ہے کہ ائمہ [اہلبیت] نبی ہیں. ▼ اور ابوالخطاب بھی نبی ہے اور انبیاء نے اس کی اطاعت لوگوں پر فرض قرار دی ہے، ▼ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آئمہ الہ ہیں، ▼ اور حسن و حسین دونوں ابناء اللہ ہیں اور امام جعفر صادق الہ ہیں، ▼ وہ کہتے ہیں دنیا ہی جنت نعیم ہے اور ▼ دنیا کی سختیاں دوزخ ہیں، ▼ اور دنیا فانی نہیں ہے، اور ▼ حرام کو اور ترک فرائض کو مباح مانتے ہیں، اور ▼ کہتے ہیں کہ ہر مومن پر وحی آتی ہے اور اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں کہ "وماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ" یعنی اللہ کی جانب سے اسکی طرف وحی سے.

3: سبائیہ

▪ عبداللہ بن سباء یہودی کے پیروکار

▪ حضرت علی نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا اور وہ مدائن بھاگ گیا

▼ وہ کہتا تھا کہ علی فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی قتل ہوئے ہیں اور ابن ملجم نے شیطان کو قتل کیا تھا جس نے علی کی صورت اختیار کی تھی.

▪ علی بادل میں ہے، اور بادل کا گرجنا آپ کی آواز ہے اور بجلی چمکنا آپ کا کوڑا ہے

▪ یہ گروہ بادل گرجنے کی آواز سن کر کہتے ہیں علیک السلام یاامیر المومنین

4: علیائیہ [صفحہ: 370]

▪ علیاء اسدی کی پیروکار ہیں،

▼ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تمام انبیاء سے افضل قرار دیتے ہیں،

5: کاملیہ

▪ ابو کامل کے ماننے والے،

▼ تارکینِ بیعتِ علی کی تکفیر کرتے ہیں،

6: کیّالیہ

محمد کیال کے پیروکار ہیں، ان کی باتیں عقلا سنجیدہ نہیں ہیں.

7: مغیریہ و منصوریہ

مغیرہ عجلی کے پیروکار اور منصور عجلی کا گروہان دونوں کے نظریات ملتے جلتے ہیں، انہیں ایک ہی فرقہ شمار کیا جاتا ہے،

▼ شرح مواقف میں فرمایا: مغیرہ بن سعد عجلی کہتا ہے: اللہ تعالی انسانی صورت میں ایک جسم ہے بلکہ مروی ہے کہ وہ نورانی ہے، اس کے سر پر نورانی تاج ہے، اور اس کا دل ممبع حکمت ہے، اور ان کے دیگر خرافات جن کا وہ اعتقاد رکھتے ہیں انہیں ذکر کیا ہے،

8: نعمانیہ

▪ محمد نعمان کے پیروکار ہیں،

شیطانُ الطّاق اس کا لقب ہے،

▼ وہ کہتے کہ اللہ نور ہے، غیر جسمانی ہے، اور اس کے ساتھ وہ انسانی صورت میں ہے، ▼ اور اشیاء کو ان کے پیدا ہونے کے بعد جانتا ہے [یعنی اسے پہلے سے علم نہیں ہوتا

9: یونسیہ

▪ یونس بن عبد الرحمٰن قمی کے پیروکار ہیں

▼ شرح مواقف میں ہے: وہ کہتے ہیں کہ اللہ عرش پر ہے اور اس کے فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہیں

10: ہشامیہ

▪ ہشام بن سالم جوالیقی اور ہشام بن الحکم کی طرف منسوب ہیں

▼ ان کے اقوال مشبہہ [فرقہ] کے قریب ہیں

▼ اللہ کا جسم ہے،

▼ ابن حکم کہتا ہے: اللہ کا لمبا طویل ہونا چوڑا ہونا اور گہرا ہونا برابر ہے

▼ سالم کہتا ہے: خدا تعالی انسانی صورت میں ہے، اس کے

ہاتھ پاؤں حواس خمسہ و نظر اور کان آنکھ اور منہ بھی ہے. یہاں پر سائیں کی تحریر پوری ہوئی.

آج ہمارے آس پاس اکثریت غالی شیعوں کی ہے, امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "آج کل کے اکثر بلکہ تمام را_فضی تبرائی اسی [غالی] قسم کے ہیں"

▼ کچھ عرصہ قبل [2025/۱۴۴۶] حضرت عثمان مروندی المعروف لال شہباز قلندر رحمہ اللہ کے مزار پر سیاہ لباس میں ملبوس ایک رافضی گروہ آیا اور علی اللہ، علی اللہ کی صدائیں بلند کرنے لگے، ان کی ویڈیو بھی وائرل ہوئی، یہ سیدھا شرک ہے ایسا بندہ شرک کرنے کے سبب اسلام سے خارج ہے

▼ شہنشاہ نقوی بارہا بول چکا ہے کہ: مولا علی انبیاء سے افضل ہیں، یہ غالیوں کا عقیدہ ہے جو کہ کفر ہے. اللہ پاک مسلمانوں کو مقدسات کا ادب نصیب کرے، بے ادبی و گستاخی و غلو سے محفوظ رکھے

📝 غلام مصطفیٰ المدنی

عالم رباني حجة الاسلام شاه فقير الله علوي رحمه الله

اور تحکیم الاحادیث

حضرت علامہ شاہ فقیر اللہ العلوی رحمہ اللہ تعالی نے قطب الارشاد کے صفحہ نمبر 334 سے لیکر 348 تک مقصدِ خامس کی فصلِ ثالث: بنام " ذکر الاحادیث التی نقلها الثعلبی والواحدی و من تبعهما کالزمخشری و البیضاوی فی تفاسیرهم فی آخر کل سورة. وبیان حالها صحةً وضعفا ووضعا

یعنی: وہ احادیث جنہیں ہر سورت کے آخر میں امام ثعلبی و واحدی نے اور ان کی اتباع میں زمخشری و امام بیضاوی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے ان کا تذکرہ اور صحت و ضعف و موضوعیت کے اعتبار سے ان احادیث کے اسٹیٹس کا بیان ذکر کی ہے

کم و بیش 110 سورتوں کے فضائل میں امام ثعلبی و واحدی اور زمخشری و بیضاوی نے جو روایات نقل کیں ان پر صحیح یا ضعیف یا موضوع ہونے کے اعتبار سے تحکیم کو نقل فرمایا ہے

(قطب الارشاد ص 334 تا 348)

غلام مصطفیٰ مدنی

تاریخ: 9 اگست 2024/ ۳ صفر المظفر ۱۴۴۵

تصوف کیا ہے؟اولیاء اللہ کون ہیں؟
نیز جاہل صوفیاء کی مذمت

- تصوف اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے
- حقیقی صوفی اور دین بیزار صوفی
- جاہل صوفی اور قرآن و حدیث وعلوم دینیہ سے دوری

تصوف کیا ہے؟

حجۃ الاسلام الشاہ فقیر اللہ علوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں لیس التصوف الا متابعتہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاھرا و باطنا وسرا یعنی: تصوف ظاہر و باطن و سر میں اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے

ظاہر و باطن و سر میں اتباع کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ: ▪ جمیع حرکات وسکنات عادات و عبادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز و طریقے پر ہوں, ▪ طریقت کی گہرائیاں یعنی توبہ, تقوی, ورع،, زہد, توکل, صبر, شکر, خوف, رجاء, تسلیم, رضا کو اپنائے اور اخلاق حمیدہ اپنائے جیسے: تواضع, حلم, درگذر, مساوات, کرم, سخاء وغیرہ جنہیں اخلاق انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے ثابت ہونے کی وجہ سے اخلاق اولیاء کہا گیا ہے. ▪ ہمیشہ باطن میں توجہ الی اللہ ہو, انقطاع عما سوی اللہ ہو, دارین میں جو اغراض و دواعی بندے کو غیر اللہ میں مشغول کردیں ان سے اعراض ہو (ملخصا ۱۲منہ)

آگے فرمایا : قد عرفت أن متابعته صلى الله عليه وسلم فى أفعاله صلى الله عليه وسلم وأقواله وأحواله وأسراره ليس إلا عملا بالكتاب والسنة وليس طريق الصوفية إلا متابعته صلى الله عليه وسلم

یعنی: آپ نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال واقوال واحوال واسرار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کتاب و سنت پر عمل کے بغیر ممکن نہیں اور اتباعِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صوفیاء کا طریقہ ہے. (مکتوبات صفحہ: 338)

سعادتوں کا تعلق اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

■ شیخ علی بن ابو بکر کا قول نقل فرمایا: أن حسن كل إنسان وكماله وزينته وجماله فى كمال الاتباع المصطفوى فى جميع الامور ظاهرا وباطنا أصولا وفروعا عقلا ونقلا عادة وعبادة خلقا وتخلقا إذ السعادات كلها منوطة بإتباع السنة بإمتثال الأوامر على مشاهدة الإخلاص وتعظيم المنهى على مشاهدة الخوف بل بإقتفاء آثاره صلى الله عليه وآله وسلم فى جميع موارده ومصادره وحركاته وسكناته حتى يلجم النفس بلجام الشريعة

ترجمہ: ہر انسان کا حسن و کمال و زینت و جمال تمام امور میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں ہے چاہے امور ظاہری ہوں یا باطنی اصولی ہوں یا فروعی عقلی ہوں یا نقلی عادات ہوں یا عبادات صورت ہو یا سیرت کیونکہ ساری سعادتیں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑی ہوئی ہیں اخلاص کے ساتھ اوامر کی بجا آوری کرکے اور خوف سے ممنوعات کو بڑی مصیبت سمجھ کر, بلکہ اپنے موارد و مصادر اور حرکات و سکنات سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر یہاں تک کہ بندہ نفس کو شریعت کی لگام ڈال دے.

معرفت کے سارے رستے سب پر بند ہیں علاوہ ایک شخص کے

▪ قال سید الطائفة جنید قدس سرہ: الطرق کلها مسدودة الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی اللہ علیه و آله وسلم

ترجمہ : [وصول الی اللہ کے] سارے رستے بند ہیں سوائے اس کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلے

تارکِ فرائض و سنن معرفت سے محروم

▪ قال عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ : من تهاون بالآداب عوقب بحرمان السنن ومن تهاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة.

ترجمہ :

عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جو مستحبات کو اہمیت نہیں دے گا اسے سنتوں سے محرومی کی سزا دی جائے گی اور جو سنن کو اہمیت نہیں دے گا اسے فرائض سے محرومی کی سزا دی جائے گی اور جو فرائض کو اہمیت نہیں دے گا اسے معرفت سے محرومی کی سزا دی جائیگی.

(قطب الارشاد, صفحہ : 13، امیر حمزہ کتب خانہ کوئٹہ)

کسی بھی صاحب عقل کو اللہ کی اطاعت سے استثناء نہیں

■ 107 ص پر فرماتے ہیں لا يبلغ أحد من المكلفين من الأولياء ولا من غيرهم ما دام عقله باقيا إلى حد يسقط عنه الأمر والنهي على ذلك إنعقد إجماع المجتهدين ومن قال بخلاف ذلك كالإباحية وبعض غلات الصوفية فقد كفر.

ترجمہ: کوئی بھی مکلّف چاہے وہ اولیاء میں سے ہو یا کوئی اور ہو جب تک اس کی عقل سلامت ہے وہ کسی ایسی حد تک نہیں پہنچ سکتا کہ جہاں اس سے [اللہ کا] امر اور نہی ساقط ہو جائے, اس پر مجتہدین کا اجماع ہے اور جو اس کے برخلاف کہے جیسے اباحیہ اور بعض غالی قسم کے صوفیاء تو وہ کافر ہے

جو شخص رب کا پیارہ بننا چاہتا ہے اسے رسول اللہ صلی اللہٰ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر چارہ نہیں

■ حضرتِ حق تعالیٰ فرموده قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ [آل عمران:31] آرزوئے حصولِ محبت الہی بے متابعتِ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیال محال است تا متابعتِ او صلی اللہ علیہ وسلم ظاہرا و باطنا صورت نگیرد

یعنی اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب فرمادو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا. رسول اکرم صلی اللہٰ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر اللہ کی محبت کے حصول کی آرزو (ایں) خیال محال است, جب تک کہ ظاہر و باطن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی صورت اختیار نہ کرے. (مکتوبات علوی، صفحہ: 274)

قُرب وبُعد کا سبب

متابعتِ حضرت رسالت منزلت موجب قرب حضرت حق است، عدمِ متابعتِ او صلی اللہ علیہ وسلم موجب بعد او تعالیٰ است، ومصداق ایں در حدیثِ جابر

نیز آمدہ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ [صحیح البخاری| 7281]

یعنی: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حق تعالیٰ کے قرب کا سبب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرنا اللہ سے دوری کا سبب ہے اور اس کا مصداق حدیث جابر میں آیا کہ " جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں (مکتوبات علوی، صفحہ: 5)

■ ولی کی تعریف

الولی: هو المتقی قال الله تعالى: إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ [الانفال:34]

وقال تعالى: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [٦٢] الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ [٦٣] [يونس: 62/63]

وقال صلى الله عليه وسلم: إن أوليائي إلا المتقون أينما كانوا وحيثما كانوا

ترجمہ: ولی: وہ ہے جو متقی ہے اللہ نے فرمایا: اس کے ولی نہیں مگر متقیاور فرمایا: سنو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے جو ایمان والے ہیں اور متقی ہیں

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اولیاء نہیں مگر متقی لوگ وہ جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں (مَنْ كَانُوا، وَحَيْثُ كَانُوا، مسند احمد: 22052)

■ تقویٰ کی تعریف

والتقوى: إتيان المحبوبات الشرعية خالصا لرب الموجودات وإجتناب المغضوبات خوفا من عالم السر

والخفيات

ترجمہ: اللہ کی رضا کے کاموں کو خالصتا رب کے لیے بجالانا اور پوشیدگیاں جاننے والے رب کے خوف سے

ناراضگی کے کاموں سے اجتناب کرنا

■ إولیاء کی صفات

فهم ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ

الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ﴾ [التوبه: 112]

وفِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿مؤمنون: 2﴾

وعَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿مؤمنون: 3﴾

ولِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿مؤمنون: 5﴾ عن الحرام ﴿البقرة﴾

ولِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿مؤمنون: 8﴾

ومِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿المعارج: 27﴾

وفی الخیرات یسارعون

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ﴿مومنون: 61﴾ ۱۲ منه

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ [الفرقان]

ولا یسرقون

وَلَا يَزْنُونَ(الفرقان: 68)

وبالزور لایشهدون

وباللغو کراما یمرون

وإذا ذکروا بآیات الله لم یخروا علیه صما وبکما وعمیانا

لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (٧٢) وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا

وَعُمْيَانًا (٧٣) ۱۲منه

ترجمہ:

وہ توبہ کرنے والے, عبادت گذار, حمد کرنے والے, روزہ رکھنے والے, رکوع کرنے والے, سجدہ کرنے والے, نیکی کا حکم دینے والے, برائی سے منع کرنے والے, اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں.

اور اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے,

اور بیکار باتوں سے منہ پھیرنے والے, اپنی شرم گاہوں کی حرام سے حفاظت کرنے والے, اور اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے, اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے, اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنے والے, اور

رحمان کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ صرف سلام کہتے ہیں, اور جو اپنے رب کے لیے سجود و قیام میں رات گذارتے ہیں,

اور

چوری نہیں کرتے, زنا نہیں کرتے, جھوٹی گواہی نہیں دیتے, بیہودہ بات سے عزت سے گذر جاتے ہیں, اور جب انہیں اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے توان پر بہرے اندھے گونگے ہو کر گرتے نہیں.

■ سچا محب کون؟

فالمحب الصادق: هو الذى أحب مولاه وأحب مايحبه و كره مايكرهه ولم يرضه واتبع ما أمره به و ترك ما نهاه عنه فمن لم يكن كذلك: فهو مفتون مغبون

ترجمہ: سچا محب وہ ہے جو اپنے مولا سے محبت کرے اور اسے چاہے جسے وہ چاہے اور اسے ناپسند جانے جسے وہ ناپسند جانے اور جس چیز کا وہ حکم دے وہ اسے بجالائے اور جس سے منع کرے وہ اسے ترک کردے.

■ دین بیزار جاہل متصوفہ کی مذمت

الطائفة المفتونه من المتصوفة اللذين يعتقدون الوصول بالشريعة محالا كل المحالولا يعرفون الحرام من الحلال ولا الجائزمن الفاسدويزعمون أن هذه الأحكام اللتى يتداولها أهل العلم قشر شرعت لعوام الناس وإن لب الشرع هو الذى هم عليه ولا يصلون ولا يصومون وخالفوا الشريعة الغراء فى أوضاعها ولا يرفعون رؤسهم اليها ويتهاونون بالأمور الماموره الشرعية والمنهيات ليسوا من طريقة أولياء الله وكادتهاونهم أن يكون كفرا وقد قال الله تعالى: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [النور: 63]

فإن العقائد الحقة ظاهرة أعلامها والأعمال باهرة أحكامها فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر أنت وإياهم فإنهم أولياء الشيطان ألا أن اولياء الشيطان هم الأخسرون

یعنی: صوفی کہلانے والوں کا وہ پاگل گروہ جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ "شریعت کے ذریعے رب تک پہنچنا بلکل محال ہے" انہیں نہ حرام کا پتہ ہے نہ حلال کا. وہ یہ سمجھتے ہیں کہ "اہل علم جن احکام کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں وہ ایک چھلکا ہیں (اوپر اوپر کی باتیں ہیں) جو عوام الناس کے لیے رائج کی گئی ہیں اور شریعت کا نچوڑ/حقیقت وہ ہے جس پر ہم فائز ہیں"

نہ نماز پڑھیں نہ روزہ رکھیں, اور انہوں نے چمکتی ہوئی شریعت کے احکام کی مخالفت کی ہے اور اپنے سروں کو اسکی طرف اٹھاتے بھی نہیں کرتے اور وہ امور جو شرعی اوامر و نواہی ہیں انہیں وہ حقیر و معمولی سمجھتے ہیں, وہ اولیاء اللہ کے طریقے پر نہیں ہیں قریب ہے کہ ان کا حقیر سمجھنا کفر ہو جائے. اور بیشک اللہ نے فرمایا: وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے.

بیشک عقائد حقہ جن کے دلائل ظاہر ہیں اور اعمال جن کے احکام واضح ہیں, جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے, تم پر ایسوں سے بچنا لازم ہے کیونکہ وہ شیطان کے دوست ہیں, سن لو شیطان کے دوست سب سے زیادہ خسارے میں ہیں. (مکتوبات: صفحہ 337 تا 338)

جاہل صوفیاء اور قرآن وحدیث وعلوم دینیہ سے دوری

▪ حجۃ الاسلام فقیر اللہ علوی رحمہ اللہ کتاب "قطب الارشاد" صفحۃ: 12 پر فرماتے ہیں:

إن كثيرا من الجهلاء المتصوفة يدعون سلوك الطريق إلى الله تعالى و هم ليسوا عليها ولا يعلمون وينكرون طريق التعلم والتعليم ويمنعون أصحابهم عن التعلم كأنهم أعداء العلماء والعلم ولايعلمون أنه يضر بإيمانهم ويحتجون بأن النبي صلى الله عليه و آله وسلم كان أميا ▪ ولا يعرفون أنه صاحب الوحي بالقرآن و الحديث بحيث يعجز الفصحاء والبلغاء عن الإتيان بمثله ▪ وهو صلى الله عليه و آله وسلم يعلم الناس الخير

▪ ويرشدهم والأمية له صلى الله عليه وآله وسلم معجزة خاصة ولغيره نقص. فمثل من يدعى محبة الله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم ويترك العلم وراء ظهره ولايسأل العلماء عما لابد من مسائل الدين و يعمل بمقتضى هواه كمثل شخص فى بلد يدعى محبة شخص و هوفى بلد آخر و يظهر للناس أنه يحبه حبا شديدا فأرسل المحبوب إليه كتابا يتضمن طريق الوصول إليه فإذا وصل الكتاب إليه أبى عن مطالعته ونبذه وراء ظهره فكل من سمع هذا يقول إن هذا كاذب و أحمق فكذلك القرآن والحديث والعلوم الدينية كتاب من الله ورسوله إلى عباد الله يتضمن طريق الوصول إليه فينبغى لمن يدعى محبة الله ومحبة رسوله أن يجتهد فى طلب القرآن والأحاديث والعلوم الدينية فإذا تركها وأعرض عنها علم أنه كاذب فى دعواه عامل بمقتضى هواه

ترجمہ: کثیر جہلاء متصوفہ [تصوف کا دعویٰ کرنے والے بہت سے جاہل] اللہ کے رستے پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ اس رستے پر ہوتے ہی نہیں اور نہ ہی انہیں علم ہوتا ہے پھر وہ علم سیکھنے سکھانے کی راہ کو بھی پسند نہیں کرتے اور اپنے لوگوں کو علم سیکھنے سے منع کرتے ہیں. ایسا لگتا ہے جیسے وہ کوئی علماء و علم کے دشمن ہوں. انہیں معلوم ہی نہیں کہ وہ (روِش) ان کے ایمان کے لیے نقصان دہ ہے.

▼ وہ لوگ اس بات کو دلیل بناتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے.

حالانکہ وہ جانتے ہی نہیں کہ ▪ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے صاحب وحیِ قرآن و حدیث تھے کہ آپ نے فصحاء و بلغاء کو اس (وحی) کی مثل (کلام) لانے سے عاجز کر دیا تھا. ▪ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتے ▪ ان کی رہنمائی کرتے. امی ہونا بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معجزہ ہے اور دوسروں کے لیے نقص (وعیب) ہے

آگے فرماتے ہیں: جو شخص اللہ و رسول سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور علم کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور علماء سے دینی ضروری مسائل نہیں پوچھتا اور اپنی خواہشات کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے

جو کسی شہر میں رہتا ہو اور وہ کسی شخص سے محبت کا دعویٰ کرتا ہو اور وہ (دوسرا) شخص کسی دوسرے شہر میں رہتا ہو وہ شخص لوگوں پر ظاہر کر رہا ہو کہ اس سے بہت محبت کرتا ہے پھر محبوب اسے ایسا خط بھیجتا ہے جو اس تک پہنچنے کے رستے/طریقے پر مشتمل ہوتا ہے اور جب خط اسے پہنچتا ہے تو وہ اسے پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے اور پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اب جو کوئی بھی یہ بات سنے گا تو یہی کہے گا کہ یہ شخص جھوٹا اور احمق ہے

بلکل اسی طرح قرآن حدیث اور علوم دینیہ بھی اللہ کے بندوں کی طرف اللہ و رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے خط ہیں جو کہ اللہ تک پہنچنے کے طریقوں پر مشتمل ہیں تو جو اللہ و رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کی طلب میں جد و جہد کرے پھر اگر اس نے اس (جد و جہد) کو چھوڑ دیا اور منہ موڑ لیا تو معلوم ہو جائیگا کہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور اپنی خواہشات کے تقاضوں پر چلنے والا ہے

مترجم و مرتب:

غلام مصطفیٰ مدنی

29 ستمبر 2024 بروز اتوار